بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیوایرا میگزین

"ارے جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ-ناشتے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے-" آمنہ بیگم ڈپٹتے ہوئے بولی-ڈائیننگ ٹیبل پر پورا گھرانہ موجود تھا سوائے اس ایک کے-

"ارے بیگم کیا ہو گیا ہے-ڈانٹو تو مت-

ساجد شاہ اپنی بیگم کی افرا تفری دیکھتے ہوئے بولے-

"ہاں ہاں بھئی آپ تو اب مزے سے آفس چلے جائیں گے پیچھے تو میں ہی رہ جاؤنگی نا ان لوگوں کے ساتھ دماغ کھپانے کو-" آمنہ بیگم تپتے ہوئے بولی-

"مجھے تو بہت ڈانٹنا آتا ہے کبھی اپنی اس شہزادی کو بھی کچھ کہہ دیا کریں-اب تک اٹھی نہیں ہے مہارانی صاحبہ!" احمد تنکتے ہوئے بولا-

"چلو اب دیکھنا,کوئی دو سو شکووں کی لسٹ سناڈالے گا اب یہ" آمنہ بیگم کی بات پر ساجد شاہ نے قہقہہ لگایا-

"پتا نہیں وہ کون لوگ ہیں جن کے ماں باپ اپنی آخری اولاد سے بے تحاشا محبت اور لاڈ کرتے ہیں-" احمد منہ بناتے ہوئے گلاس میں جوس انڈھیلنے لگا-

"اللہ! کبھی تو بس کر دیا کرو اپنا یہ رونا دھونا-" ایشال کی آواز پر احمد نے مڑ کر دیکھا-

ساجد شاہ شہر کے مشہور بزنس مین تھے-شاہ فیملی ایک خوشحال فیملی کی عملی مثال تھی-آمنہ اور ساجد کی لو میرج تھی-دونوں ہوائی فلائیٹ میں ایک دوسرے سے ملے تھے-اور یہ ملاقات انکی آخری ملاقات نہیں تھی-آمنہ اور ساجد نے گھر والوں کے خلاف جا کر شادی کی اور نتیجتاً ان کے گھر 8 سال تک بے اولادی نے ڈھیرے ڈالے رکھے-ساجد اب بھی پر امید

New Era Magazine

تھا جبکہ آمنہ پوری امید چھوڑ چکی تھی-اور پھر آٹھ سال بعد اسکی خوشی کی انتہا نا رہی تھی جب ڈاکٹر نے اسے خوشخبری سنائ تھی-ایشال ان کے لیے ایک رحمت اور امید کی کرن بن کر آئ تھی اسی لیے وہ ان دونوں کی لاڈلی تھی جبکہ احمد ایشال سے 7 سال چھوٹا تھا-اور ہمیشہ یہی شکوہ کرتا کہ ایشال ان سب کو زیادہ عزیز ہے اور کہیں نا کہیں یہ سچ بھی تھا-

"اوہ میری بیٹی! نیند پوری ہو گئ یا مزید دو تین دن کا کھانا فریج میں رکھوا کے سیو کر لوں" آمنہ بیگم اب ایشال کو اپنا نشانہ بنا رہی تھیں-

"مما آپ بھی نا! ابھی پورا آدھا گھنٹہ ہے یونیورسٹی میں...ایسے ہی آپ ڈانٹتی جا رہی ہیں" ایشال منہ بناتے ہوئے بولی-

"ہہہ.... نخرے دیکھیں آپ اس کے آسمان سے پری اتری ہو جیسے-" احمد نے لقمہ دیا-

"خبر دار بڑی بہن ہے تمہاری-ذرا تمیز سے بات کیا کرو ورنہ میں تمہاری ماما سے کہہ کر مزید سختی کرواؤنگا-" آخری جملے پر اپنی مسکراہٹ دباتے ساجد نے کہا-اور آمنہ بیگم نے انہیں شدید گھوری ڈالی تھی-

ایشال ٹوسٹ پہ جیم لگا رہی تھی جب ساجد کا فون بجا-انہوں نے فون کی سکرین پر ایک نظر ڈالی اور فون ایشال کی طرف بڑھایا-

"کاشان کا فون ہے-تم سے ہی بات کرنی ہو گی-" ایشال نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے فون پکڑا-

"میں تو اپنا فون سائلینٹ پر لگا کر بھول ہی گئ تبھی یہاں کال کر رہا ہو گا-"اس نے فون پک کیا-

"ہیلو"ایشال دھیمی آواز میں بولی-

"ذرا بتانا پسند کریں گی آپ کہ یہ کیا حرکت ہے-"دوسری طرف سے کاشان کی طنزیہ آواز ابھری تھی-

"سوری!!"ایشال زبان دانتوں تلے دباتے بولی-

"سیریسلی جسٹ سوری..."کاشان تپتے ہوئے بولا-

"وہ نا....میں نا کل فون سائلینٹ پر لگا کر سو گئ تھی بہت گہری نیند آرہی تھی نا اس لیے"

ایشال کی اس بات پر احمد نے اسے گھورا تھا-

"اففففف مطلب نیند زیادہ اہم ہے"لہجے میں شکوہ تھا-

"نہیں میں نے ایسا کب کہا-"ایشال نے ساجد کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھ سے گھڑی کی طرف اشارہ کر رہے تھے مطلب ان کے آفس کا ٹائم ہو گیا تھا-

"اچھا سنو!بابا کو آفس جانا ہے میں تم سے بعد میں خود فون کر کے بات کرونگی-اوکے بائے!"

اتنا کہتے ایشال نے فون بند کر کے ساجد کی طرف بڑھا دیا-

اس نے اپنا چہرہ موڑا تو احمد اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا-

"کیا"ایشال نے ناسمجھی سے پوچھا-

"کل رات بہت جلدی سو گئ تھی...سیریسلی"

لہجہ بلکل سپاٹ تھا۔

if you remember .... we all were playing ludo and "
then you went to park saying that I am leaving my
phone at home so that kashan wouldn't disturb
".me

(اگر تمہیں یاد ہو.... ہم سب لڈو کھیل رہے تھے پھر تم پارک میں چلی گئی تھی یہ کہتے ہوئے کہ تم اپنا فون گھر چھوڑ کر جا رہی ہو تا کہ کاشان تمہیں ڈسٹرب نا کر سکے۔")

انداز جتانے والا تھا۔

"ہاں تو!... دیکھو یہ میرا پرسنل میٹر ہے تم اس سے دور رہ کر اپنی پڑھائی پر دیہان دو۔" ایک بڑی بہن کی طرح وہ نصیحت کرتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

اور احمد نے ضبط کرتے ہوئے کانٹے پر اپنی گرفت بڑھا دی۔

"ہمہ.... خود تو جیسے ٹاپر ہے نا!"

☆☆☆☆☆

"یار کینٹین چلتے ہیں, بھوک لگی ہے صبح ناشتہ نہیں کیا تھا میں نے-"ھاد اپنے ڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیاں اترتا ہوا ریان سے بولا-

"چل ٹھیک ہے"ریان نے ھاد کی بات پر اتفاق کیا-

"تم لوگ جائو مجھے نہیں جانا"جنید منہ پر بارہ بجائے گویا ہوا-ھاد نے چونک کر اسکی طرف دیکھا-جنید انکار کر رہا تھا وہ بھی کھانے سے ناممکن!....

"آج بل میں پے کرونگا-"ھاد جتاتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا-مفت کا کھانا تو وہ کبھی بخش نہیں سکتا تھا آخر کو اسے"مفتا"یو نہی تو نہیں پکارا جاتا تھا-

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے-"لہجہ افسردہ تھا-

"بھائی آج اگر تو اسے اپنی آدھی جائیداد بھی دے دے گا نا تو انکار کر دے گا-"ریان جنید کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا-

ھاد کو تو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا-

"یہ معجزہ کب پیش آیا تھا-"ھاد نے مسکراتے ہوئے تبصرہ کیا-

"اسکا بریک اپ ہو گیا کل !اب اتنا سوگ منانا تو بنتا ہے نا.....لیکن تو ٹینشن نا لے زیادہ سے زیادہ دو دن تک ہی یہ ڈرامہ چلے گا-"ریان مزاق اڑاتے ہوئے بولا-

"بکواس نا کر....میں واقعی بہت دکھی ہوں-"جنید اب کی بار تنگ کر بولا تھا-

"اچھا یہ بتا کونسی والی کے ساتھ ہوا"ھاد باقاعدہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا-

New Era Magazine

"جائو دفعہ ہو جائو تم دونوں-اللہ کرے تم دونوں کی دلہن عین موقع پر تم دونوں کو انکار کرے-" جنید نے اپنی بھڑاس نکالی-

"اوہ بھائی آرام سے-اتنی بڑی بد دعا نا دے-الٹا تجھے لگ گئی تو!" ریان اور ھاد نے تالی بجائی-

جنید نے اب ان سے بات کرنا فضول سمجھا-اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتا فاصلہ طے کرنے لگا-

"اوئے رک تو سہی...اریجیت سنگھ کے گانے سن لے, بریک اپ کا مزہ دو بالا ہو جائے گا-" ریان پیچھے سے ہانک لگاتے ہوئے بولا-ھاد نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بے اختیار قہقہہ لگایا-

"چل یار کینٹین چلیں-اسکو بعد میں دیکھ لیں گے-" ھاد ریان سے کہتا کینٹین کی طرف بڑھ گیا-

☆☆☆☆☆

"یہ آپ کی اسائینمنٹ ہے...اور آپ اگلے ہفتے تک انہیں سبمٹ کروادیں- سبمیشن ڈیٹ آگے نہیں کی جائے گی-اس لیے آپ کو ابھی سے آگاہ کر رہا ہوں-" پروفیسر متین یہ کہتے ہوئے باہر چلے گئے-

"یاااار....ایک اور اسائینمنٹ!"ندا منہ بناتے ہوئے بولی تھی-اور ایشال نے اسکا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دی-

"یار ندا!تم فری ہو...؟ہم کینٹین چلیں-"ریان اس کی سیٹ کے قریب آتا ہوا بولا-ندا نے اپنے پاس بیٹھی ایشال کو دیکھا جو منہ چھپائے مسکرا رہی تھی-

"تمہیں اس سے اچھی ٹائمنگ نہیں ملی تھی پوچھنے کے لیے-سب کے سامنے آ کے اعلان کر دیا کرو تم"ندا غصے سے لال پیلی ہوتے ہوئے بولی-

"نہیں تم چلی جاؤ نو پرابلم!"ایشال ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی تو ریان نے اسے تشکر آمیز نظروں سے دیکھا-

"چلو ہہہ..."ندا گردن تانتے آگے آگے چلنے لگی اور ریان اس کو فالو کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہو لیا-

ایشال بھی اٹھ کر پارکنگ ایریا میں آ گئ- تبھی اسکا موبائل رنگ ہوا-وہ سکرین دیکھ کر مسکرا دی-

"ہیلو بیوٹیفل!"فون کان پر لگاتے ہی کاشان کی آواز ابھری-

"ہائے"مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا-

"کہاں ہو اس وقت"

"میں یونیورسٹی..."ایشال انگلی پر چابی گھماتے ہوئے بولی-

New Era Magazine

"ویسے بلیو کلر بہت پیارا لگتا ہے تم پر.."کاشان کے تبصرے پر اس نے حیرانی سے سر اٹھایا-

"کدھر ہو تم... تمہیں کیسے پتا کہ آج میں نے بلیو ڈریس پہنا ہے-"ایشال ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی-

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے-"ایک انداز میں کاشان نے کہا-

"تھپڑ پڑے تو ٹھاہ ہوتی ہے..بتاؤ کدھر ہو تم-"اب کی بار ایشال سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی-

"افففف خدایا! مطلب کہ میری ہونے والی بیوی اب مجھے تھپڑ کی دھمکیاں بھی دے گی-یہ تو سراسر ظلم ہے مجھ بے چارے پر"کاشان نے دہائی دیتے ہوئے کہا-

"اچھا نا بس کرو بتاؤ کدھر ہو تم پلیززززز"ایشال معصوم سا منہ بناتے ہوئے بولی-

"اپنی دائیں طرف دیکھو-"کاشان نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا-

ایشال نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو کاشان بن ٹھن کے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا-ایشال اسے حیرانی وخوشی سے دیکھتی اس کی طرف بڑھ گئ-

"!O my God ... you are crazy seriously"

ایشال منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی-

"بلکل تم نے بنا دیا ہے-"کاشان نے شوخ لہجے میں کہا-ایشال اس کی بات پر جھینپ گئی اُور نگاہیں دوسری طرف پھیر لی-

"چلو"کاشان اس کی کلائی تھامتے ہوئے آگے چلنے لگا-

"مگر کہاں"ایشال ناسمجھی سے بولی-

"آج میرے ساتھ لنچ کرو گی تم "ایشال چپ کر کے اسکے ساتھ کار میں آ کے بیٹھ گئ-

کار ایک ریسٹورینٹ کے سامنے کھڑی کی گئ-

"مادام پلیز "کاشان سینے پر ہاتھ رکھے اسکی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا-

"بس کر دو-سب دیکھ رہے ہیں-"ایشال کھسیانی ہوتے ہوئے بولی-

"میں تو چاہتا ہوں کہ سب دیکھیں-اور ہیر رانجھا کی طرح ہماری کہانی بھی تاریخ میں رقم ہو-"

کاشان اسکے ساتھ چلتا ہوا بولا-اب وہ دونوں ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے تھے-

"اللہ! تم کس طرح ایسی باتیں کر لیتے ہو-"ایشال تنگ آتے ہوئے بولی-

اتنی دیر میں ویٹر مینیو پیش کرنے ان کے ٹیبل پر آیا-

"آپکو میں مستقبل کا زن مرید لگتا ہوں-"کاشان کے اس سوال پہ نا صرف ویٹر بلکہ ایشال بھی چونکی-

"ایکسکیوزمی سر!"ویٹر نے زمانے بھر کی حیرت چہرے پر سموئے کہا-

"مجھے لگتا ہے میں نے زن مریدی کے سارے ریکارڈز توڑنے ہیں...آپکا بھی یہی خیال ہے نا"کاشان ٹھوڑھی پر ہاتھ رکھتے بولا-

"کاشان"ایشال دانت پیستے ہوئے بولی-

"آپ جائیں ہم ابھی ڈیسائیڈ کر کے بتائیں گے-"ویٹر ایشال کی بات پر جی کہتا وہاں سے چلا گیا-

اب ایشال نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا-

"idiot"

ایشال اپنا بیگ اٹھاتی خفت سے ریسٹورانٹ سے باہر نکلی-

"ایشال!"کاشان بھی اسے روکنے کی غرض سے اسے آوازیں لگاتا باہر نکلا-

"سوری یار! میں تو بس مزاق کر رہا تھا-"کاشان اسکی کلائی پکڑتے ہوئے بولا-

"مزاق کا اتنا شوق ہے تو کوئی کامیڈی فلم میں کام کرو جا کر... یہاں کیا کر رہے ہو-"ایشال منہ بناتے ہوئے بولی-

"اوکے سوری اب نہیں کرتا چلو لنچ کرتے ہیں-"وہ واپس پلٹا مگر ایشال نے اپنا ہاتھ واپس کھینچا-

"مجھے نہیں کرنا مجھے گھر ڈراپ کر دو-وہی لنچ کر لونگی آج میں-"ایشال اسکی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے بولی-

"اوکے پر میں بھی پھر تمہارے ساتھ ہی لنچ کرونگا-"اتنا کہتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کے بیٹھ گیا-

"ویسے ایک بات کہوں..."کاشان ڈرائیونگ کے دوران کافی دیر خاموش رہنے کے بعد بولا-

"ہمم"ایشال باہر دیکھتے ہوئے بولی-

"تم اپنی بارات پر بلیو رنگ کا ہی لہنگا پہننا"وہ شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا-

ایشال نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر واپس اپنا چہرہ باہر کی طرف کر لیا-

New Era Magazine

"میں تو کالا رنگ پہنوں گی-"کاشان نے اسکی طرف دیکھا اور تاسف سے اپنا سر ہلاتا ڈرائیونگ کرنے لگا-

☆☆☆☆☆

ھادجب اپنے گھر داخل ہوا تو گھر کے مخصوص کمرے سے چیخنے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں-وہ جانتا تھا اندر کیا ہورہا ہوگا-بچپن سے اب تک وہ یہی سب تو دیکھتا آیا تھا-وہ سر جھٹکتا آگے بڑھنے لگا مگر اس کمرے کے دروازے پر اسکے قدم رک گئے-وہ قدم بڑھانا چاہتا تھا مگر قدم انکاری تھے-اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا-اندر کھڑے دونوں فریقین میں سے کسی نے بھی اس کی طرف توجہ نا دی-

"میں پوچھتی ہوں کون تھی وہ عورت بولیں..."رقیہ بیگم آنکھوں میں نمی لیے بولی-

"جو کوئی بھی ہو تمہیں اس سے کیا-اپنے کام سے کام رکھو سمجھ رہی ہو تم... میرے معاملات میں دخل اندازی تمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گی-" قادر سیال ان پر چیختے ہوئے آگے بڑھے تھے-

"شرم آتی ہے آپکو یا نہیں!... ہمارا ایک جوان بیٹا ہے اسی کا کچھ سوچ لیتے-"رقیہ بیگم ان کا ہاتھ پکڑ کے انہیں روکتے ہوئے بولی-

"بکواس بند کرو-مجھے کیا پتہ کہ وہ میرا بیٹا ہے بھی یا نہیں-"

ھاد کو لگا جیسے زمین پھٹی ہے-وہ اس ادھ کھلے دروازے سے اس شخص کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا جو 24 سال تک اسے پالنے کے باوجود بھی کہہ رہا تھا کہ وہ اسکا باپ نہیں تھا-

"قادر!"

"کیا... بولو مجھے کیسے یقین دلاؤ گی کہ وہ میرا خون ہی ہے-کیا پتا تمہارا..."

"خدا کے لیے چپ کر جائیں-میری اس قدر تذلیل نا کریں-"رقیہ بیگم ان کی بات کاٹتے ہوئے ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے گڑ گڑائی-

ھاد مزید وہاں کھڑا نہیں ہو سکا تھا-وہ اسکا سگا باپ تھا-ھاد کی شریانوں میں اسکا خون تھا-ھاد کا بس نہیں چلا وہ اپنے جسم کی ایک ایک شریان اکھیڑ ڈالتا-

خالی الذہنی کی حالت میں وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا-اسکا اپنا دماغ مائوف ہوتا محسوس ہوا تھا-اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گیا-

وہ آوازیں اب تک اسکے کانوں میں سیسہ پگھلا رہی تھیں-وہ فرار چاہتا تھا مگر فرار ممکن نا تھا-

اسنے ایک سرہانہ پکڑ کے اپنے کانوں پر زور سے رکھا اور اپنی سماعتوں کو مٹھیاں بھینچ کر بند کرنے کی مکمل کوشش کی مگر ناسود...!!!

اسے اپنا دماغ تاریکی میں جاتا محسوس ہوا-وہ کچھ محسوس نہیں کر پا رہا تھا-

☆☆☆☆☆

"یہ حماد کہاں رہ گیا۔" صبح جب ریان اور جنید اپنی پہلی کلاس لینے کے بعد باہر نکلے تو انہیں سب سے پہلا خیال حماد کا آیا۔ وہ آج یونیورسٹی نہیں آیا تھا۔ اور اس نے ان دونوں کو آگاہ بھی تو نہیں کیا تھا اور یہی بات ان دونوں کو مزید پریشان کر رہی تھی۔ ورنہ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا۔

"کال کرو اسے۔" جنید نے ریان سے کہا تو ریان اپنی جیب سے اپنا موبائل نکالتا ہوا حماد کا نمبر ملانے لگا۔

"آپ کا مطلوبہ نمبر فی الحال بند ہے، برائے مہربانی تھوڑی دیر بعد رابطہ کریں۔"

ریان نے فون ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ادھر ادھر ٹہلنا شروع کر دیا۔

"کیا کر رہے ہو تم لوگ یہاں..." ندا جو ایشال کے ساتھ سیدھا انکی طرف آ رہی تھی انہیں پریشان دیکھ کر بولی۔

"کچھ نہیں" جنید نے بے رخی سے جواب دیا۔

"حماد کا نمبر بند جا رہا ہے۔ آج وہ آیا بھی نہیں۔ اور اس نے ہمیں اپنی چھٹی کا بتایا بھی نہیں تھا۔" ریان کے لہجے میں فکر مندی نمایاں تھی۔

"تو تم لوگ گھر کے نمبر پر اسے کال کر لو-" ندا نے انہیں مشورہ دیا-

ریان ایک بار پھر سے موبائل پر نمبر ملانے لگا-

"اسلام علیکم آنٹی... کیسی ہیں آپ" سب لوگ اب ریان کی طرف متوجہ تھے-

"جی آنٹی ھاد آج یونیورسٹی نہیں آیا سب خیریت تو ہے-"

"کیا اوکے" جنید نے پریشانی سے ریان کو دیکھا-

"نہیں سب خیریت ہے بس ویسے ہی....اوکے اللہ حافظ"

ریان نے فون بند کیا تو سب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے-

"کیا ہوا... کیا کہا اسکی مدر نے" اب کی بار ایشال نے سوال پوچھا-

"وہ تو کہہ رہی ہیں کہ وہ صبح سے ہی گھر سے چلا گیا تھا یہ کہتے ہوئے کہ وہ یونی جا رہا ہے-" جنید کا ماتھا ٹھنکا-ندا بھی حیرت سے کچھ سوچنے لگی-

ان سب میں صرف ایشال ہی تھی جو کم فکر مند تھی اور اسکی وجہ ایک ہی تھی کہ ھاد اور وہ ایک دوسرے کو زیادہ نہیں جانتے تھے اور نا ہی ان کی بات ہوتی تھی-

ریان کی منگنی ایشال کی دوست ندا سے ہوئی تھی اسی لیے وہ سب ایک دوسرے کو تھوڑا بہت جانتے تھے-

****

جاری ہے۔

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine